111892 ـ آباء و اجداد کا نفقہ اولاد پر واجب ہے

سوال

کیا میرے عورت ہونے کے باوجود میرے والد اور دادا کا نفقہ مجھ پر واجب ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مالدار اولاد چاہے بیٹے ہوں یا بیٹیاں وہ اپنے تنگ دست ماں باپ اور آباء و اجداد پر خرچ کریں گے کیونکہ یہ نفقہ اولاد پر واجب ہے، اس کے وجوب کے دلائل و کتاب و سنت اور اجماع میں پائے جاتے ہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تیرے رب کا فیصلہ ہے کہ اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت مت کرو، اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو الاسراء (23).

ضرورت کے وقت والدین پر خرچ کرنا بھی والدین کے ساتھ حسن سلوک کہلاتا ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" سب سے اچھا و پاکیزہ چیز وہ ہے جو آدمی اپنی کمائی سے کھائے، اور اس کی اولاد اس کی کمائی میں سے ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3528) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" سب اہل علم اس پر جمع ہیں کہ تنگ دست والدین جن کی کوئی آمدنی نہ ہو اور نہ ہی ان کے پاس مال ہو تو اولاد کے مال میں سے خرچ کرنا واجب ہے " انتہی

ایک شخص نے رسو ل کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

میرے حسن صحبت اور حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

" تیری ماں.

اس شخص نے عرض کیا: پھر اس کے بعد ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پھر تیری ماں.

اس شخص نے عرض کیا:

پھر کون ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" پھر تیری ماں.

اس شخص نے عرض کیا: پھر کون ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پھر تیرا والد "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5971) صحیح مسلم حدیث نمبر (2548).

جمہور علماء کرام جن میں آئمہ ثلاثۃ ابو حنیفہ شافعی اور امام احمد شامل ہیں کے ہاں ماں اور باپ کی جانب سے آباء و اجداد کا نفقہ واجب ہے، کیونکہ جد کو باپ کا نام دیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

ملة ابيكم ابراہیم تمہارے باپ ابراہیم کی ملت الحج (78).

اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور تم ان عورتوں سے نکاح مت کرو جن سے تمہارے آباء نے نکاح کیا النساء (22).

یہاں باپ اور دادا ماں اور باپ دونوں کی جانب سے شامل ہونگے یعنی نانا اور دادا بھی.

اور ايك دوسرى آيت ميں اللہ رب العزت كا فرمان ہے:

اور ارشاد ربانى ہے:

اور ان ميں سے ہر ايك كے ليے والدين كے ليے چھٹا حصہ ہے اس ميں سے جو ميت نے چھوڑا اگر اس كى اولاد ہو تو النساء (11).

يہاں دادا اور دادى اور نانا اور نانى دونوں شامل ہيں.

نانى كو ماں كا نام ديا جاتا ہے اس كى دليل درج ذيل فرمان بارى تعالى ہے:

تم پر تمہارى مائيں حرام كر دى گئى ہيں النساء (23).

علماء كرام كا اتفاق ہے كہ يہ ماں اور نانى دونوں كو شامل ہے.

اس ليے جب دادے كو اب اور نانى كو ماں كا نام ديا جاتا ہے تو پھر يہ بھى وجوب حسن سلوك كے دلائل ميں شامل ہونگے، كہ ان كا نفقہ بھى واجب ہوگا.

مزيد ديكھيں: المغنى (11 / 372).

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اقرباء كے نفقہ كے متعلق باب:

اصل: اس ميں يعنى آباء و اجداد اور مائيں شامل ہونگى.

فرع: اس ميں آدمى كى فرع يعنى بيٹے اور بيٹياں شامل ہيں.

پھر شيخ رحمہ اللہ كا كہنا ہے:

يہ علم ميں ركھيں كہ يہ باب بھى نكاح كى حرمت كى طرح ہے، اس ميں ماں اور باپ كى جہت كے مابين كوئى فرق نہيں، اس ليے اصل اور فرع چاہے وہ چاہے ذوى الارحام ہوں يا عصبہ يا اصحاب فرض ان سب كا نفقہ شروط كے ساتھ واجب ہو گا " انتہى

ديكھيں: الشرح الممتع (13 / 498 - 499).

آباء و اجداد کا نفقہ اس شرط پر واجب ہوگا کہ اگر وہ تنگ دست و فقراء ہوں، اور بیٹا غنی و مالدار ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

تم اپنے آپ سے شروع کرو اور اپنے آپ پر صدقہ کرو، اور اگر کچھ بچ جائے تو پھر اپنے اہل و عیال پر، اور اگر آپ کے بیوی بچوں سے بچ جائے تو پھر اپنے قریبہ رشتہ داروں پر "

صحیح مسلم حدیث نمبر (997).

اور شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب والدین فقیر و محتاج ہوں اور بیٹی کے پاس اپنی ضرورت سے زائد مال ہو تو پھر اس پر بقدر ضرورت و حاجت اپنے والدین پر اپنی ضرورت میں کمی کیے بغیر خرچ کرنا لازم ہے " انتہی

اس بنا پر اگر یہ عورت غنی و مالدار ہے تو اسے اپنے محتاج والدین پر خرچ کرنا لازم ہے.

واللہ اعلم .